ہینز نے اپنے دائیں جانب دیکھا۔ انجیلا اس کے برابر میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے سیٹ بیلٹ باندھنے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا اور اس سے کہنا بھی بیکار تھا۔ جواب میں وہ کوئی اس طرح کی بات کہتی۔ ''کیا تم کسی حادثے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔'' وہ ہر کام اپنے طریقے سے کرتی تھی۔ ہینز اسے تھوڑے عرصے سے ہی جانتا تھا اور لوگوں کی اس بارے میں یہی رائے تھی کہ وہ ایک خود مختار عورت ہے اور کچھ لوگ اسے کتیا کہہ کر پکارتے تھے۔ کوئی اسے کچھ بھی کہے لیکن ایک بات پر سب متفق تھے کہ اس کے میئر بننے کے بعد شہر کے حالات کافی بہتر ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے ڈیموکریٹک پارٹی کئی عشروں سے اس اہم منصب پر قابض تھی۔ انجیلا نے لبرل ڈیموکریٹس کے پلیٹ فارم سے انتخابات میں حصہ لیا۔ اس کے مخالفین کا خیال تھا کہ انجیلا کے پاس خوب صورت ہونے کے سوا کوئی خوبی نہیں لیکن انتخابات جیتنے کے صرف چھ ماہ کے اندر وہ اتنی مقبول ہو گئی کہ مخالف پارٹی کا چیئرمین بھی اس کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا۔

اور اب وہی انجیلا اس کی کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے سینڈل اتارے اور نیم دراز ہو کر اپنے پاؤں ڈیش بورڈ پر رکھ دیے جس سے اس کی ٹانگیں عریاں ہو گئیں۔ ایک لمحے کے لیے ہینز کے ہاتھ کپکپائے اور اس نے مضبوطی سے اسٹیئرنگ وہیل سنبھال لیا۔ یہ نظارہ ہی ایسا تھا کہ کوئی پارسا شخص بھی اس سے نظریں نہیں ہٹا سکتا تھا۔ ہینز کو دل ہی دل میں اعتراف کرنا پڑا کہ یہ عورت سراپا پُرکشش ہے۔

سٹی ہال میں ہونے والا استقبالیہ اس کی توقع سے زیادہ طویل ثابت ہوا، اور پھر ان دونوں کا ٹکراؤ پارکنگ لاٹ میں ہوا۔ لیکن وہ اس طرح ملے جیسے یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ پہلے سے طے شدہ ملاقات ہو۔ ان کے درمیان مختصری گفتگو ہوئی اور انہوں نے مختلف ترقیاتی منصوبوں مثلاً نئے پل کے

ان رنگین و دلنشیں لمحوں کی سوغات... جس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی...

اتفاقات حسین ہی نہیں... سنگین بھی ہوتے ہیں... وہ بے حد خوش تھا... حسن اتفاق سے اسے ایک طرح دار حسینہ کی قربت مل گئی... لمحوں نے کروٹ لی اور یک بیک.......وہ اس پر بارش کی طرح مہربان ہوتی چلی گئی... اور پھر ایک اور اتفاق نے اس کی زندگی کو شدید سنگینی سے دوچار کر دیا...

بیچارہ

سکندر سلیم

میدان، اس کی کمپنی کا زیر تعمیر آفس کمپلیکس اور اسٹالیر ویلڈ کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا کیونکہ اس کی کمپنی کے سٹی کونسل کے ساتھ دو بڑے معاہدے ہوئے تھے اس لیے فطری طور پر ان کے درمیان اس سلسلے میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

اچانک ہی انجیلا نے اپنے پرس سے سیل فون نکالا اور بولی۔ ''مجھے اپنے لیے ایک ٹیکسی منگوانا ہوگی۔''

''کیا میں تمہیں اپنی گاڑی میں لفٹ دے سکتا ہوں۔'' ہنٹر کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ وہ بھول گیا تھا کہ کسی عام عورت سے نہیں بلکہ شہر کی میئر سے بات کر رہا ہے۔

انجیلا نے حیرت سے اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھتے ہوئے بولی۔ ''او کے۔''

ہنٹر نے اپنی بیوی کا نمبر ملایا لیکن اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ اس نے پیغام چھوڑ دیا۔ ''مجھے گھر آنے میں کچھ دیر ہو جائے گی۔ راستے میں پیٹر کے پاس رکوں گا۔''

بہتر ہوتا کہ وہ فون کر کے پیٹر کو بھی بتا دیتا۔ وہ گھر پر اکیلا ہی ہوگا۔ جب سے اس کی بیوی ایلی مری تھی، وہ اپنا بیشتر وقت گھر پر ہی گزارتا تھا لیکن یہ اس کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ انجیلا پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اس کا شوہر ویک اینڈ گزارنے آرلینس گیا ہوا ہے اور اس کا بیٹا بھی رات کو دیر سے گھر آئے گا۔ گویا ہر طرح سے حالات ان کے لیے سازگار تھے۔

اس نے انجیلا کی طرف دوبارہ دیکھا اور عین اسی لمحے وہ بھی اس کی جانب گھومی۔ دونوں جانب سے نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ وہ جھینپتے ہوئے بولا۔ ''آگے سے دائیں جانب۔''

''ہاں اور اس کے بعد بائیں طرف۔ گویا تم جانتے ہو کہ میں کہاں رہتی ہوں؟''

''یقیناً تم میئر کی رہائش گاہ میں ہی رہتی ہوگی۔ وہ مکان ہماری کمپنی نے ہی پندرہ سال پہلے بنایا تھا۔''

''تم جانتے ہو کہ ابھی میرا گھر جانے کا موڈ نہیں ہے۔'' وہ بولی۔ اگلے موڑ سے پہلے اس نے کہا۔ ''بہت گرمی ہے۔''

واقعی سال کے ان دنوں میں اتنی گرمی نہیں ہوتی لیکن پچھلے ایک ہفتے سے ہوا میں نمی کا تناسب بڑھ گیا تھا اور گرمی سے لوگ بے حال ہو رہے تھے۔ اسی مناسبت سے مردوں نے شارٹس اور عورتوں نے ڈھیلی فٹنگ والے کپڑے پہننا شروع کر دیے تھے۔ ایک اخبار نے اس گرمی کو خاموش قاتل قرار دیا تھا کیونکہ یہ بوڑھے لوگوں کے لیے خطرناک ہو سکتی تھی۔

''واقعی بہت گرمی ہے۔'' انجیلا نے دوبارہ کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ گویا ایک طرح سے براہِ راست دعوت تھی اور ایسی جرأت صرف وہی کر سکتی تھی۔ زیادہ پینے کی وجہ سے وہ گاڑی نہیں چلا سکتی تھی لیکن اس وقت وہ اپنے ہوش و حواس میں تھی۔

''چلو ساحل پر چلتے ہیں، مزہ آ جائے گا۔''

''تم تیرنا چاہتی ہو؟'' ہنٹر نے پوچھا۔

''شاید۔''

پارکنگ لاٹ میں بہت کم روشنی تھی اور سب لوگ وہاں سے جا چکے تھے اور پارکنگ میں کوئی کار نہیں تھی۔ وہ جگہ بالکل پُرسکون لگ رہی تھی۔ ہنٹر نے گھڑی دیکھی۔ سوا گیارہ بج رہے تھے۔ ''تم گھر جانا چاہ رہے ہو؟'' انجیلا نے طنزیہ انداز میں کہا۔ ''شاید تمہارے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔''

اس نے اپنا گلا صاف کیا اور خجل ہوتے ہوئے بولا۔ ''نہیں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔''

انجیلا نے اپنا ہاتھ اس کی ران پر رکھا تو ہنٹر کے پورے بدن میں کرنٹ دوڑنے لگا۔ اس نے اپنے بکھرے حواس مجتمع کرنے کی کوشش کی۔ وہ اور انجیلا اس وقت تنہا تھے۔ ایسے میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا لیکن اس کا جسم دماغ کی گرفت میں نہیں رہا تھا۔ اس کی مزاحمت دم توڑ گئی۔ اس نے اپنی سیٹ بیلٹ کھولی اور انجیلا کی طرف جھک گیا۔ وہ لمحہ بھر کے لیے پیچھے ہٹی اور پھر اس کے مزید قریب آ گئی۔

اس کے بعد وہ کار سے باہر آ گئی۔ ایک لمحہ کے لیے رکی پھر اس کی جانب کا ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔ ''کیا تم آ رہے ہو؟''

پھر اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر اس نے ہنٹر کو باہر کھینچ لیا اور سمندر کی طرف دوڑنے لگی۔ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔ اس کے قدم دو تین مرتبہ لڑکھڑائے لیکن وہ سنبھل گیا۔ آگے ایک تنگ راستہ تھا۔ وہ اس کے قریب پہنچا اور اس کا بازو پکڑ لیا۔ وہ لڑکھڑا کر گری اور اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔

☆☆☆

فیڈور اور جینیٹ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے فٹ پاتھ پر ٹہل رہے تھے۔ وہ اس طرح کئی گھنٹے گزار سکتے تھے۔ اسکول میں ہونے والی پارٹی میں جانا بے کار تھا۔ وہاں وہی دوست ہوتے جن کی شکلیں روزانہ دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس سے تو بہتر ہے کہ ان لوگوں کے بغیر کچھ وقت گزارا جائے اور وہ دونوں ایسی ہی تنہائی چاہتے تھے۔ آدھی رات بیت چکی تھی، ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی اور دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ایک جگہ رک کر فیڈور نے جینیٹ کو اپنی طرف کھینچا اور

اسے گلے سے لگا لیا۔ وہ بھی اپنے ہاتھوں سے اس کا سر سہلانے لگی۔

"میں واقعی تمہیں پسند کرتی ہوں۔" لڑکی نے سرگوشی میں کہا۔

"کتنی زیادہ۔" فیڈ ور نے پوچھا۔

"یہ میں نہیں بتا سکتی۔" اس نے شوخی سے کہا۔

فیڈ ور نے ایک بار پھر اسے گلے سے لگایا اور دونوں آگے بڑھنے لگے۔ وہ ایک چھوٹے سے کار پارکنگ پہنچے جہاں صرف ایک کار کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی لائٹس روشن تھیں اور ڈرائیور کی طرف کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ ایک بی ایم ڈبلیو کار تھی۔ فیڈ ور نے اس میں جھانک کر دیکھا۔ "اس میں تو کوئی نہیں ہے۔"

"یہ حیرانی کی بات ہے۔" حنیف نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "ڈرائیور کہاں چلا گیا؟"

"ممکن ہے کسی لڑکی کے ساتھ ٹیلوں کے پیچھے ہو۔" فیڈ ور بے اختیار بول پڑا۔

حنیف کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ فیڈ ور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ موسم گرما کے آغاز میں باپ نے اسے ایک خالی میدان میں اپنی رینالٹ کار چلانے کے لیے دی تھی۔ ابتدا میں اسے گیئر بدلنے میں تھوڑی سی مشکل ہوئی لیکن اس نے جلد ہی اس پر قابو پالیا۔ باپ نے وعدہ کیا تھا کہ اگلے سال جب وہ امتحان پاس کرے گا تو وہ اسے ڈرائیونگ اسکول میں داخلہ دلوا دے گا۔

"اس میں تو چابیاں بھی لگی ہوئی ہیں۔" اس نے اگنیشن سوئچ آن کیا اور کار اسٹارٹ ہو گئی۔ حنیف اس کے قریب ہوتے ہوئے بولی۔

"چلو، ایک چکر لیتے ہیں۔"

فیڈ ور بولا۔ "بالکل نہیں۔"

"کم آن فیڈ ور، صرف ایک منٹ کے لیے۔ اسی پارکنگ لاٹ میں ایک چکر لیں گے۔"

"میرے پاس تو لائسنس بھی نہیں ہے۔" اس نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"اس وقت کوئی لائسنس نہیں مانگے گا۔" وہ اپنا چہرہ اس کے قریب لاتے ہوئے بولی تو وہ اس کے قرب کی گرمی سے پگھل گیا اور ریورس لگا کر گاڑی پارکنگ لاٹ سے باہر نکال لی۔

فروری 2016ء کا
دلکش شمارہ ..... موسم سرما کا تحفہ
خوبصورت کہانیوں کا مجموعہ
ماہنامہ سسپنس ڈائجسٹ
مزید
کفن بہ دوش
اپنی دھرتی سے جڑے ایسے شخص کی کہانی جہاں زندگی قدم قدم پر رقصِ اجل دیکھنے پر مجبور ہے۔ آخری صفحات پر ڈاکٹر عبدالرب بھٹی کا خاص انداز
سلطانہ
ماضی کے گم شدہ لمحات کا ایک ہی نشست میں اعادہ کرتی عبرت اثر کہانی۔ ڈاکٹر ساجد امجد کے قلم کی روانی
شیش محل
اسما قادری کے قلم سے پل پل رنگ بدلتی، دلوں کی دھڑکن تیز کرتی زندگی کے بے شمار رنگوں کو سموتی ایک دلربا داستان
ماروی
وہم و گمان سے ماورا واقعات کا تسلسل محی الدین نواب کے خیالات کی پرواز ..... مراد محبوب اور ماروی کا شش
اس کے علاوہ
کاشف زبیر، منظر امام، تنویر ریاض، سلیم انور، ڈاکٹر شیر شاہ سید کا دلچسپ انداز

"تمھیں ڈرائیونگ تو آتی ہے؟" جینیٹ نے پوچھا۔

"یقیناً، تم دیکھتی جاؤ۔" اس نے پہلا گیئر ڈال کر گاڑی آگے بڑھائی۔ درختوں کی قطار کے پاس پہنچ کر اس نے اسٹیئرنگ گھمایا۔ گاڑی کا کنڈیشن لاجواب تھا۔

"بہت مزہ آرہا ہے۔" جینیٹ خوش ہوتے ہوئے بولی۔ "بس یونہی چلاتے رہو۔"

فیڈور کو خود بھی بہت مزہ آرہا تھا۔ ایک قیمتی کار اور پہلو میں خوب صورت لڑکی۔ ایسے مواقع زندگی میں بہت کم ملتے ہیں۔ پھر کیوں نہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس نے جینیٹ کی طرف دیکھا۔ چاند کی روشنی میں اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

دو منٹ کے بعد وہ مرکزی شاہراہ پر آگئے۔ فیڈور نے کہا۔ "بہتر ہے کہ ہم واپس چلیں۔ مجھے گاڑی موڑنے کے لیے کوئی جگہ دیکھنی چاہیے۔" یہ کہہ کر اس نے گاڑی دائیں جانب کر کے انڈیکیٹر آن کر دیا۔ ذرا سا آگے گاؤں جانے کے لیے ایک موڑ تھا لیکن وہ کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ وہاں ٹریفک پولیس ہو سکتی ہے۔ بہتر ہے کہ ان سے دور ہی رہا جائے۔ آگے ایک موڑ تھا جہاں سے وہ یوٹرن لے سکتا تھا۔ اس نے رفتار آہستہ کی لیکن عین اس وقت عقب میں ایک ہارن کی آواز سنائی دی۔ وہ ذرا سا اچھلا۔ عقب میں ایک کنورٹیبل کا انجن غرا رہا تھا اور اس میں دو افراد سوار تھے۔

جینیٹ نے اپنی طرف کی کھڑکی کا شیشہ اتارا اور چلاتے ہوئے بولی۔ "کمینے۔"

فیڈور کی ٹانگیں کپکپانے لگیں اور اس کی ہتھیلیاں پسینے سے تر بتر ہوگئیں۔ اسٹیئرنگ پر اس کے ہاتھ پھسلنے لگے۔

"ہمیں واپس چلنا چاہیے۔" جینیٹ غصے سے بولی۔

فیڈور نے سوچا کہ شاید وہ اسے متاثر نہیں کر سکا۔ اس نے بے دلی سے سوچا پھر بڑی احتیاط سے گاڑی موڑ لی اور گاڑی کو پہلے گیئر میں ڈالنے لگا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک زوردار آواز آئی اور انجن بند ہو گیا۔

"کیا ہوا؟" جینیٹ نے پوچھا۔

"کچھ نہیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" اس نے دوبارہ چابی گھمائی تو گاڑی اسٹارٹ ہو گئی۔ اس نے پہلا گیئر ڈال کر کلچ پر سے پاؤں ہٹا لیا۔ اچانک ہی پیچھے سے تیز روشنی پڑی۔ گاڑی نے ایک جھٹکا لیا اور زوردار ٹکر کی آواز آئی اور وہ دونوں اپنی جگہ پر منجمد ہو کر رہ گئے۔

فیڈور کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ گاڑی کو کس طرح پارکنگ لاٹ لے کر واپس جائے۔ جینیٹ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی بلکہ وہ رونے جا رہی تھی۔

"وہ بہت تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا۔" فیڈور نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "میں اسے نہیں دیکھ سکا اور اچانک ہی اس نے گاڑی کو ٹکر مار دی۔"

وہ جیسے تیسے گاڑی کو پارکنگ لاٹ میں اسی جگہ لے آیا جہاں وہ پہلے کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر اسٹیئرنگ صاف کیا پھر وہ کار سے باہر آگیا لیکن جینیٹ اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔ گرمی کے باوجود اس پر کپکپاہٹ طاری تھی۔

"باہر آجاؤ۔ ہمیں فوراً یہاں سے چلے جانا چاہیے۔ وہ کسی وقت بھی واپس آسکتے ہیں۔" فیڈور نے کہا پھر وہ گھوم کر کار کی دوسری جانب گیا اور دروازہ کھول کر جینیٹ کا بازو کھینچنے لگا۔

"ہمیں کچھ کرنا چاہیے تھا۔" وہ ناک میں سے آواز نکالتے ہوئے بولی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو۔" فیڈور نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "کیا تم تصور کر سکتی ہو کہ ہم کس مشکل میں ہوتے؟"

"لیکن ممکن ہے......" اس نے کہنا شروع کیا۔

"بالکل نہیں۔ اسے ہلکی سی چوٹ آئی ہوگی۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ وہ ٹھیک ہی ہوگا۔ مجھ پر بھروسا رکھو لیکن یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ ہم کار سے اتر کر اسے دیکھتے اور اس معاملے میں ملوث ہو جاتے۔"

☆☆☆

وہ دونوں اس طرح جڑے ہوئے تھے جیسے کبھی الگ نہ ہونا چاہتے ہوں۔ ایگور اور انجیلا ڈگمگاتے قدموں سے کار کی طرف آئے۔ کار کی ہیڈلائٹس روشن تھیں اور ڈرائیور کی طرف کا دروازہ پورا کھلا تھا۔ ایگور ٹھٹک کر اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا لیکن کار کی چابیاں نہیں تھیں۔ وہ تیزی سے کار کی طرف لپکا۔ چابیاں اگنیشن میں لگی ہوئی تھیں۔

"کیا کوئی گڑبڑ ہے؟" انجیلا نے قریب آکر پوچھا۔ وہ کار سے باہر آگیا اور اپنے دونوں بازو اس کی گردن میں ڈال دیے۔ خاموشی کا ایک لمحہ آیا اور گزر گیا۔ وہ انجیلا سے مستقبل کے بارے میں بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن فی الوقت یہ مناسب نہیں تھا۔ وہ کار کی طرف جھکا اور اس کا سیدھا ہاتھ بونٹ پر گیا۔ بڑی عجیب بات تھی کہ انجن ابھی تک گرم تھا۔ شاید گرمی کی وجہ سے اسے ٹھنڈا ہونے میں زیادہ وقت لگے۔

"ہمیں اب چلنا چاہیے۔" ہنٹر نے کہا اور انجیلا نے تائید میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد انہوں نے ایمبولینس کے سائرن کی آواز سنی۔ اپنے گھر سے سو میٹر کے فاصلے پر انجیلا نے کہا کہ وہ یہیں اتر جاتی ہے۔ ہنٹر نے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی لیکن انجیلا نے اسے روک دیا اور بولی۔ "یہ ٹھیک نہیں ہے۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، انجیلا دروازہ کھول کر باہر جا چکی تھی۔ پانچ منٹ بعد وہ بھی اپنے گھر پہنچ گیا۔ بظاہر یہی لگ رہا تھا کہ اس کی بیوی میرین سو چکی ہے۔ اس نے اپنے لیے وہسکی کا ایک گلاس بنایا اور ٹیرس پر چلا گیا اور آنکھیں بند کر کے انجیلا کے تصور میں کھو گیا۔ وہ ابھی تک اس کی قربت کے سحر میں کھویا ہوا تھا۔ اس نے گلاس خالی کیا اور شاور لینے کے بعد خاموشی سے اپنے بستر پر چلا گیا۔ میرین نے کوئی حرکت نہیں کی، پانچ منٹ بعد اس کی آواز ابھری۔ "دیر ہو گئی۔"

"ہاں، راستے میں ایک بار میں رک گیا تھا۔" اسے یہ بہانہ تھیر ضروری لگا لیکن اس کے ذہن میں یہی بات آسکی تھی۔

"پیٹر کیسا ہے؟"

"ہاں وہ ٹھیک ہے۔" ہنٹر نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ "شب بخیر۔"

☆☆☆

فیڈور کے موبائل کی گھنٹی بجی۔ اس نے دیکھا کہ اسکرین پر ہیتھ کا نام آرہا تھا۔

"تم نے کچھ سنا۔" وہ کہہ رہی تھی۔

"اس موٹر بائیک والے کی بات کر رہی ہو۔ ابھی کچھ معلوم نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے کہ سوموار کے اخبار سے ہی کچھ پتا چل سکے گا۔"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پولیس کے پاس جانا چاہیے۔" ہیتھ نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"پولیس کے پاس، وہ کیوں؟" فیڈور چونکتے ہوئے بولا۔

"ہماری گاڑی سے اس کی ٹکر ہوئی ہے فیڈور اور یہ جرم ہے۔"

"اس نے ہمیں ٹکر ماری، ہم نے نہیں۔ اگر ہم اپنا منہ بند رکھیں تو کبھی کوئی نہیں جان سکے گا کہ اس کار میں ہم دونوں تھے۔ امکان یہی ہے کہ اس موٹر سائیکل سوار نے ہمیں نہیں دیکھا ہوگا۔ اس لیے وہ بھی کچھ نہیں کہہ سکے گا۔"

کچھ دیر تک دونوں میں سے کوئی بھی نہیں بولا پھر ہیتھ نے پوچھا۔ "کیا آج ہم کہیں مل سکتے ہیں؟"

"مجھے ہوم ورک کرنا ہے۔" وہ بولا۔ "اور میری ممی چاہتی ہیں کہ سہ پہر میں ان کے ساتھ نانی کے پاس جاؤں۔"

اچانک ہی بجلی چمکی اور چند لمحوں میں آسمان بادلوں سے بھر گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش شروع ہو گئی۔ فیڈور نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اتنی تیز بارش ہو رہی تھی کہ سڑک کے پار مکانات بھی نظر نہیں آرہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب سوموار کو اسکول میں ملاقات ہو گی۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد ہیتھ نے پھر اسے فون کے ذریعے پیغام بھیجا۔ "ہمیں پولیس کے پاس جانا چاہیے۔"

اس نے جوابی پیغام میں کہا۔ "اس بات کو بھول جاؤ اور مجھ پر بھروسا کرو۔"

☆☆☆

ہنٹر نے انجیلا کو فون کرنے کے لیے کئی بار ریسیور اٹھایا لیکن ہر مرتبہ نمبر ڈائل کیے بغیر واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ جو کچھ ہوا، وہ محض ایک رات کا ملاپ تھا۔ اسے یاد تو رکھا جاتا ہے لیکن بار بار دہرانا ممکن نہیں۔ اسے امید تھی کہ وہ بھی اس رات کو یاد رکھے گی لیکن یہ سلسلہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میرین کچن میں مصروف تھی۔ ہنٹر نے اپنے دوست پیٹر کو فون کیا اور جلدی جلدی اسے سارا واقعہ سنانے کے بعد کہا۔ "میں نے میرین کو یہی بتایا ہے کہ تمہارے ساتھ تھا۔"

"گویا مجھے جائے وقوعہ سے تمہاری عدم موجودگی کی شہادت دینا ہوگی۔"

"یہی سمجھ لو۔"

"مسٹر ہنٹر۔" اس کی سیکریٹری نے انٹرکام پر کہا۔ "پولیس کا فون ہے۔ کیا تم ابھی بات کر سکتے ہو یا انہیں کہہ دوں کہ وہ بعد میں فون کریں۔"

"مجھے لائن دو، ابھی بات کر لیتا ہوں۔"

ہلکی سی کلک کے بعد دوسری جانب سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔ "میں جان کمبر بول رہا ہوں۔ کیا میں ہنٹر برگ مین سے مخاطب ہوں۔"

"میں ہنٹر برگ مین ہی ہوں۔ بولو کیا بات ہے؟"

"مسٹر برگ مین، میرا تعلق پولیس سے ہے اور میں ایک نظر تمہاری کار دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میری کار! کیوں؟" اس نے تعجب سے پوچھا۔

"میں آدھے گھنٹے میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔"

جان کمبر نے مزید کوئی بات کیے بغیر فون بند کر دیا۔ ہنٹر کے ذہن میں پہلی بات یہی آئی کہ کار میں انجیلا

کی موجودگی کی نشانیاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً اس کے بالوں کا گچھا یا پرفیوم کی خوشبو وغیرہ۔ وہ تقریباً دوڑتا ہوا پارکنگ لاٹ تک گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر پسنجر سیٹ پر ہاتھ پھیرا اور کچھ سونگھنے کی کوشش کی لیکن اسے ایسی کوئی علامت نہیں نظر آئی پھر اس نے کار کے گرد ایک چکر لگایا تو اسے ایک بڑا سا ڈینٹ اور پسنجر سائڈ کے عقبی حصے میں گہری خراشیں نظر آگئیں جبکہ دائیں جانب پیچھے کی لائٹ بھی ٹوٹی ہوئی تھی۔ لگ رہا تھا جیسے کار کو کسی نے پیچھے سے ٹکر ماری تھی لیکن کہاں؟ اس پارکنگ لاٹ میں تو یہ ممکن نہیں۔ گھر میں وہ اپنی گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا ہے اور کل وہ پورے دن کہیں نہیں گیا۔ پرسوں البتہ اس نے گاڑی ضرور چلائی تھی لیکن یہ کب ہوا؟ کیا پولیس یہی معلوم کرنے کے لیے آرہی ہے؟ اس طرح کے کئی سوالات اس کے ذہن میں سر اٹھانے لگے۔

دفتر میں واپس آکر وہ اپنی میز پر بیٹھا اور شاپنگ سینٹر کی فائل دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد سیکریٹری نے اسے بتایا کہ مسٹر کیبر استقبالیہ پر اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی ہینز برگ مین۔" اس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیوں نہ ہم پہلے کار دیکھ لیں۔"

وہ دونوں کار تک گئے۔ کیبر نے گھوم پھر کر بی ایم ڈبلیو کا جائزہ لیا اور ڈینٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ کیسے لگا؟"

ہینز نے کندھے اچکائے اور بولا۔ "لگتا ہے کہ کسی نے اس وقت ٹکر ماری جب گاڑی کہیں پارک ہوئی ہوگی۔ میں نے بھی ابھی ہی دیکھا ہے۔"

کیبر نے اس جگہ انگلی پھیری جہاں خراشیں پڑی ہوئی تھیں اور بولا۔ "لگتا ہے کہ یہ زیادہ پرانی نہیں ہیں۔"

بوندا باندی شروع ہونے لگی تو ہینز نے کہا۔ "ہمیں اندر جانا چاہیے۔"

کیبر نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی اور بولا۔ "تم ہفتے کے روز نصف شب کے قریب کلب اسٹریٹ سے تو نہیں گزرے تھے؟"

اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے لیکن ضرور کوئی سنجیدہ بات ہے۔ پولیس محض چند خراشیں دیکھنے کے لیے کسی کے دروازے پر نہیں آتی۔ اس نے حیرت سے پوچھا۔ "ہفتے کے روز؟"

"ہاں، ہفتے کی شب اس علاقے سے ایک کار تیز روی سے گزر رہی تھی۔ لگتا تھا جیسے ڈرائیور کو کسی کی تلاش ہے۔ ایک عینی شاہد کا کہنا ہے کہ وہ بی ایم ڈبلیو تھی۔ میں اس وقت ایک موٹر سائیکل سوار کار سے ٹکرا گیا۔ اسے شدید چوٹیں آگئیں۔ اس لیے ہم اس علاقے کی تمام بی ایم ڈبلیو کاروں کو چیک کر رہے ہیں۔"

ہینز کچھ نہیں بولا۔ وہ ابھی تک کیبر کی بات نہیں سمجھ پایا تھا۔

☆☆☆

لنچ کے وقت فیڈور اور جینیٹ کی ملاقات ہوئی تو وہ بولی۔ "میں نے ٹی وی پر یہ خبر دیکھی ہے۔ ایک چوبیس سالہ لڑکا وہ موٹر سائیکل چلا رہا تھا۔ وہ اسپتال میں ہے اور اسے بہت زیادہ چوٹیں آئی ہیں۔ یہ سب ہماری غلطی سے ہوا۔"

"اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے۔" فیڈور نے کہا۔ "ہماری کار کی رفتار برائے نام تھی اور تمام لائٹس جل رہی تھیں۔ اس نے ہمیں ٹکر ماری۔ یہ سو فیصد اسی کی غلطی ہے۔"

"اگر ہم وہاں نہ جاتے تو یہ واقعہ پیش نہ آتا۔" جینیٹ نے کہا۔

"لیکن اس سے ہماری غلطی تو ظاہر نہیں ہوتی۔" اس نے تصور کی آنکھ سے دیکھا کہ وہ کار سے اتر کر گیا ہے۔ وہ لڑکا زخمی حالت میں سڑک پر پڑا ہوا تھا اور دس میٹر کے فاصلے پر اس کی موٹر سائیکل کا پہیا ابھی تک گھوم رہا تھا۔ اگر وہ مر گیا تو وہ اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتے اور زندہ رہا تو کوئی نہ کوئی فون کر کے ایمبولینس اور پولیس کو بلا لے گا۔ اوہ میرے خدا، پولیس۔ اگر اس کے والدین کو معلوم ہو گیا تو وہ اسے مار ڈالیں گے۔

"وہ بے وقوف انتہائی تیز رفتاری سے بائیک چلا رہا تھا۔"

"لیکن۔" جینیٹ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔ "ہمیں پولیس کے پاس جانا چاہیے۔"

فیڈور نے دیکھا کہ جینیٹ کی بہترین دوست وویان ان دونوں کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ چنانچہ اس نے جینیٹ کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور دونوں وہاں سے چل دیے۔

دوسرے دن پولیس آفیسر کیبر نے ہینز کو مزید تحقیقات کے لیے پولیس اسٹیشن بلایا۔ ایک نوجوان آفیسر اسے دفتر واپس چھوڑنے آیا۔ ہینز نے اپنی سیکریٹری کم کو بتا دیا کہ وہ ایک میٹنگ میں مصروف ہے لہٰذا اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اس نے اپنا سیل فون بھی بند کر دیا۔ پھر اس نے کمپنی کی کار نکالی اور کئی گھنٹے تک بے مقصد ڈرائیونگ کرتا رہا کیونکہ اس کی اپنی کار پولیس اسٹیشن میں بند تھی۔ ساری دوپہر بارش ہوتی رہی۔ اس نے گاڑی ایک کیفے کے سامنے روکی، اپنے لیے کافی اور سینڈوچ کا آرڈر دیا اور اپنے بکھرے ہوئے خیالات

کو مجتمع کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

ساڑھے چار بجے وہ واپس دفتر آیا تو سیکریٹری نے اسے مطلع کیا کہ مسٹر کیمبر اس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا وہ انہیں فون کرلے۔ کیمبر نے اسے پولیس اسٹیشن آنے کے لیے کہا تاکہ اس سلسلے میں مزید بات کی جاسکے۔ اس بار کیمبر نے اسے گاڑی کی پیشکش نہیں کی۔ مجبوراً ہینز کو ٹیکسی کے ذریعے جانا پڑا۔ اس مرتبہ کیمبر کے پاس ایک اور شخص بھی موجود تھا جس نے اپنا تعارف مولفورڈ کہہ کر کروایا۔ اس کے بعد وہ فوراً ہی مطلب کی بات پر آگئے اور ہینز کو بتایا گیا کہ تباہ شدہ موٹر سائیکل پر رنگ کے نشانات بی ایم ڈبلیو کے رنگ سے ملتے ہیں۔

''لیکن اس رنگ کی تو کئی بی ایم ڈبلیو گاڑیاں شہر میں ہوں گی۔'' ہینز نے کہا۔

''یہ رنگ کے دھبے تمہاری کار سے ہی لگے ہیں اور یہ مت بھولو کہ تمہاری کار پر ڈینٹ اور خراشیں بھی پڑی ہوئی ہیں۔''

ہینز کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔ ''میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ کسی نے میری کار کو اس وقت ٹکر ماری جب یہ کہیں کھڑی ہوئی ہوگی۔''

''یقیناً یہ واقعہ حال ہی میں پیش آیا ہے۔ حیرت ہے کہ تم نے آج سے پہلے اس کا نوٹس نہیں لیا؟ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہفتے کے روز نصف شب کے قریب تم کہاں تھے؟''

''ایک پرانے دوست پیٹر لینگر کے پاس۔''

انہوں نے پیٹر کا نام لکھا اور اس کا پتا و فون نمبر پوچھنے لگے۔ ہینز نے سوچا کہ پولیس اسٹیشن سے نکلتے ہی اسے پیٹر کو فون کرنا ہوگا پھر اسے احساس ہوا کہ اگر اس پر شک کیا جارہا ہے تو شاید وہ اسے نہ جانے دیں۔ ایسی صورت میں اسے میرین کو فون کرنا ہوگا کہ وہ اس کے لیے کپڑے، ٹوتھ پیسٹ اور برش لیتی آئے۔

''گویا تم سٹی ہال کی تقریب ختم ہونے کے بعد اپنے دوست سے ملنے گئے تھے؟'' لگتا تھا کہ وہ پورا ہوم ورک کر چکے تھے۔

''ہاں، وہ میرا پرانا دوست ہے۔ اس کی بیوی کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اور اب وہ تنہا ہے۔''

''اور وہ ٹیمپل اسٹریٹ پر رہتا ہے۔'' کیمبر نے ہینز کو معنی خیز انداز میں دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ جس جگہ یہ حادثہ ہوا تھا، وہ راستے میں پڑتی تھی۔

☆☆☆

''کیا کوئی گڑبڑ ہے؟'' میرین نے پوچھا۔ اس وقت وہ اپنی پسندیدہ آرام کرسی میں بیٹھا وہسکی کے گھونٹ لے رہا تھا۔

''نہیں، کچھ نہیں۔''

''تم کچھ پریشان لگ رہے ہو۔ لگتا ہے کہ کوئی بات تمہارے دماغ میں گردش کررہی ہے۔''

اس نے میرین کو بتانے کا فیصلہ کرلیا۔ اس سے پہلے کہ کل یا پرسوں یہ خبر اخبار میں آجائے چنانچہ اس نے میرین کو بھی وہی کہانی سنائی جو وہ پولیس کو بتا چکا تھا کہ وہ سٹی ہال کی تقریب سے فارغ ہوکر پیٹر سے ملنے گیا اور وہاں سے گھر آگیا اور جہاں تک اس کے علم میں ہے، اس دوران کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا لیکن یوں لگتا ہے کہ کسی موٹر سائیکل سوار نے کہیں میری کار کو ٹکر ماری ہے اور اب وہ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں ہے۔

''یہ واقعہ کیسے پیش آیا۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن ایسا ہی ہوا ہے۔'' اور اچانک ہی اس کی سمجھ میں آگیا کہ یہ سب کیسے ہوا ہوگا۔ یوں لگا جیسے کوئی نادیدہ شاید اس کے کان میں سرگوشی کررہا ہے۔ جب وہ انجیلا کے ساتھ ٹیلوں کی آڑ میں مصروف تھا تو کوئی شخص اس کی کار لے کر سیر کرنے چلا گیا اور راستے میں کہیں موٹر سائیکل نے اس کی گاڑی کو ٹکر ماردی۔ اسے یاد آیا کہ جب وہ واپس اپنی کار کے پاس آیا تو اس کا انجن خاصا گرم تھا۔ جس کسی نے بھی یہ حرکت کی تھی، وہ اس امید پر کار کو واپس اسی جگہ چھوڑ کر چلا گیا کہ سارا الزام کار کے مالک پر آئے گا۔

''خدا اسے غارت کرے۔'' وہ اپنی ہتھیلی پر مکا مارتے ہوئے بولا لیکن میرین کا کہنا تھا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس سے ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔

''میں اس موضوع پر بات کرتے کرتے تھک چکا ہوں۔'' اس نے میرین سے کہا اور کھانا کھا کر اپنے ہوم آفس میں چلا گیا۔ میرین اس کے لیے کافی بنا کر لائی۔ کافی ختم کرنے کے بعد اس نے پیٹر کو فون کیا جس نے بتایا کہ وہ خود ہی اسے فون کرنے والا تھا کیونکہ پولیس والے ابھی ابھی اس کے پاس سے گئے ہیں۔

''پھر تم نے کیا کہا؟''

''میں نے تمہاری بات کی تائید کردی لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تم نے یہ کہانی پولیس کے لیے گھڑی ہوگی۔''

''ہاں، دراصل میں نے میرین کو بھی بتایا تھا کہ دیر سے گھر آؤں گا کیونکہ مجھے پیٹر سے ملنے جانا ہے، تم تو اسے

جانتے ہو۔"

"لیکن پولیس کیوں آئی تھی؟" پیٹر نے پوچھا۔ "کیا تم کسی مشکل میں ہو؟"

اینجر نے اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا کہ جب وہ ساحل پر کسی کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا تھا تو کوئی شخص اس کی کار لے کر چلا گیا اور ایک حادثے میں موٹر سائیکل سوار زخمی ہو گیا۔ "اور یہ واقعہ اس جگہ پیش آیا جو تمہارے گھر سے زیادہ دور نہیں ہے جبکہ میں تمہارے پاس نہیں آیا تھا۔"

"اور اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ تم ہفتے کی شب میرے پاس نہیں آئے تھے تو میرے ساتھ کیا ہو گا۔ یہی کہ میں نے پولیس سے جھوٹ بولا تا کہ جائے حادثہ سے تمہاری غیر موجودگی ثابت کی جا سکے۔" اینجر نے اس کی آواز میں برہمی محسوس کی۔ "اس طرح تو میں بھی بعد از جرم اعانت کا مرتکب ٹھہرایا جاؤں گا۔"

"احمقانہ باتیں مت کرو۔ تمہیں نہیں معلوم تھا کہ اس کا حادثے سے کوئی تعلق ہے۔ تم نے سوچا ہو گا کہ میرین کی ناراضی سے بچانے کے لیے میری مدد کر رہے ہو۔"

"لیکن اب میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا۔"

اینجر نے ایک گہری سانس لی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے اور کیا سوچے۔ ساری باتیں اس کے دماغ میں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔ اس کے لیے سیدھا سوچنا مشکل ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے اپنے پرانے دوست سے کہا۔ "تم وہی کرو جو تمہیں کرنا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے رابطہ منقطع کر دیا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے انجیلا کا فون نمبر تلاش کرنا شروع کیا۔ ہفتے کی رات جو کچھ ہوا، اس کے بارے میں ان کے ذہن میں کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ اگر وہ اس حادثے کی ذمے داری سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تو نہ جانے اسے کتنے برس جیل میں رہنا پڑے۔ اب صرف ایک شخص ہی اس کی مدد کر سکتا تھا، جس نے اس کی کار چرائی تھی لیکن وہ بھی اس چوری کا اقرار نہیں کرے گا۔ اینجر کو اس بات کا پورا یقین تھا۔

میرین کو بھی جلد یا بدیر حقیقت کا پتا چل جاتا اور وہ یہ سنتے ہی آپے سے باہر ہو جاتی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے چیخنے چلانے سے نہیں روکے گا اور جب تک اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا، وہ ایک لفظ بھی نہیں کہے گا۔ اس نے وہسکی کی بوتل نکالی۔ اپنے لیے ایک گلاس بھرا۔ نیچے جا کر برف نکالی۔ اس دوران میرین اسے کہیں نظر نہیں آئی۔ وہسکی کے چند گھونٹ لینے کے بعد اس میں انجیلا کو فون کرنے کی ہمت پیدا ہو گئی۔

"ہیلو۔" ایک نوعمر لڑکے کی آواز سنائی دی۔

"میرا نام اینجر برگ مین ہے اور میں تمہاری ماں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ضروری ہے۔"

"میں اسے بلاتا ہوں۔"

وہ تصور کی آنکھ سے دیکھ سکتا تھا کہ لڑکا اپنی ماں کے پاس کارڈلیس فون لے کر گیا ہے۔ اس کے کانوں میں آواز آئی۔ "مما! تمہارا فون، کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔"

وہ نہیں سن سکا کہ جواب میں انجیلا نے کیا کہا البتہ اسے لڑکے کی آواز سنائی دی۔ "کیا تم دوبارہ اپنا نام بتانا پسند کرو گے؟"

"اینجر برگ مین۔ مجھے اس سے ایک ضروری بات کرنا ہے۔"

"اینجر برگ مین۔" لڑکے نے دہرایا۔ "وہ تم سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔"

ایک منٹ بعد اسے انجیلا کی آواز سنائی دی۔ "میں نہا رہی تھی۔ کہو کیا بات ہے؟"

"وہ سوچنے لگا کہ اگر وہ نہا رہی تھی تو اس نے یہ بات اسے کیوں بتائی، اس نے اسے حادثے کے بارے میں بتایا لیکن اسے یوں لگا جیسے اسے یہ خبر مل چکی ہے۔

"ہمیں پولیس کے پاس جانا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہم ایک ساتھ جائیں اور انہیں سچ بتا دیں۔"

"میں نہیں جانتی کہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔" اس نے زبردستی قہقہہ لگانے کی کوشش کی۔

"تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔ ساحل کے کنارے خالی پارکنگ لاٹ، تم سمندر کی طرف بھاگیں، میں نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر....."

"یقیناً تم نے کوئی خوب صورت خواب دیکھا ہے اور پھر سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ ہم نے وہاں کچھ کیا تھا؟"

"ہاں، ہم نے بہت کچھ کیا تھا۔"

"یہ تمہارے ذہن کی اختراع ہے۔"

"بہت ہو چکا انجیلا۔ اب یہ مذاق ختم کرو، ہمیں....."

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے انجیلا نے رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ کچھ دیر ریسیور کو گھورتا رہا پھر پوری قوت سے چلاتے ہوئے کہا۔ "کتیا!"

☆☆☆

آخری پیریڈ ختم ہونے کے بعد فیڈور اور جینیٹ کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا۔ ''کیا تم نے اخبار میں خبر دیکھی؟''

فیڈور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جینیٹ نے کہا۔ ''انہوں نے اس بے چارے کو گرفتار کرلیا ہے جبکہ اس نے کچھ نہیں کیا۔''

''ہم نے بھی کچھ نہیں کیا۔'' فیڈور نے کہا۔

جینیٹ نے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھا اور بولی۔ ''لیکن ہم اس کی کار لے گئے تھے۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو.....''

''یہ کیا تم نے اگر مگر لگا رکھی ہے۔ میں اس سے زیادہ نہیں سن سکتا۔'' فیڈور نے برہمی سے کہا۔

''ہمیں پولیس کو بتا دینا چاہیے۔ میں رات کو سو نہیں سکتی اور اسی کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں۔ وہ بے چارہ جیل میں ہے جبکہ وہ بالکل بے قصور ہے۔'' اس نے فیڈور کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ ''تم نہیں چاہو گے کہ وہ بے قصور سزا بھگتے۔''

''تمہارا خیال ہے کہ میں جیل چلا جاؤں۔''

''تم جیل نہیں جاؤ گے اگر تم پولیس کو بتا دو کہ یہ حادثہ کس طرح پیش آیا تھا اور اس میں کس کی غلطی تھی۔''

''تم یہ کس طرح کہہ سکتی ہو؟''

''میں اس بارے میں زیادہ نہیں جانتی۔'' جینیٹ نے اعتراف کیا پھر اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ ''ہم تمہاری ممی سے بات کر سکتے ہیں۔ وہ تمام قانونی معاملات سے واقف ہیں۔ چلو ان سے کہتے ہیں۔''

فیڈور کچھ ہچکچا رہا تھا لیکن جینیٹ نے کچھ اس طرح اسے دیکھا کہ اسے اس کی بات ماننا پڑی۔ وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔ ''ٹھیک ہے۔ وہ شام چھ بجے تک گھر آجائے۔''

☆☆☆

''نہیں، میں کسی سے بھی کوئی بات نہیں کروں گی۔'' فیڈور کی ماں نے کہا۔

''کیا تم سچ بتانا نہیں چاہتیں؟'' جینیٹ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

''میں نہیں سمجھتی کہ یہ کوئی مناسب بات ہوگی۔ خاص طور پر فیڈور کے لیے۔ اس کے پاس تو لائسنس بھی نہیں ہے اور تم شارع عام پر سفر کر رہے تھے۔ یہ قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ تم جانتی ہو کہ بغیر لائسنس ڈرائیونگ کرنا جرم ہے اور پھر اس سے ایکسیڈنٹ بھی ہوگیا۔''

''یہ حادثہ اس کی غلطی کی وجہ سے نہیں ہوا۔'' جینیٹ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن اس کی ماں نے سنی ان سنی کر دی اور بولی۔

''اس کے بعد وہ پولیس کو اطلاع دیے یا ایمبولینس کو فون کیے بغیر جائے حادثہ سے فرار ہوگیا۔ میں نہیں جانتی کہ جج اس جرم کی کیا سزا تجویز کرے گا لیکن مجھے اندازہ ہے کہ تم اور فیڈور بہت بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے۔''

''لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے کہ اس بے گناہ آدمی پر الزام ڈال دیا جائے۔''

''پیاری لڑکی، زندگی میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہوتا۔ کیا یہ جائز ہوگا کہ فیڈور کا مستقبل صرف اس لیے تباہ ہو جائے کہ اس احمق موٹر سائیکل سوار نے یہ دیکھنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی کہ فیڈور کس طرف جا رہا تھا اور اس کی کار سے ٹکرا گیا۔''

جینیٹ نے قالین پر نگاہیں جمادیں جیسے اسے امید ہو کہ فیڈور کی ماں کے سوال کا جواب وہاں لکھا ہوگا۔

''ہاں، یہی مناسب رہے گا کہ پولیس کو کچھ نہ بتایا جائے۔'' جینیٹ نے آہستہ سے کہا۔ فیڈور کی ماں نے جو تصویر اسے دکھائی وہ بڑی بھیانک تھی۔ اگر پولیس کو بتا دیا جاتا تو فیڈور پر ایک نہیں کئی الزام لگ جاتے۔ کار چوری کا الزام۔ بغیر لائسنس گاڑی چلانے کا الزام۔ پولیس کو اطلاع دیے یا ایمبولینس کو فون کیے بغیر جائے وقوعہ سے بھاگ جانے کا الزام۔ یہ سارے الزامات بہت سنگین تھے اور فیڈور کا مستقبل تباہ ہو جاتا۔ وہ اس سے محبت کرتی تھی اور اسے کھونا نہیں چاہتی تھی چنانچہ فیڈور کی ماں کی بات اس کی سمجھ میں آگئی۔

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر گفتگو کا رخ دوسرے موضوعات کی طرف مڑ گیا۔ وہ اسکول کی باتیں کرتے رہے۔ نیا سال ابھی شروع ہوا تھا لیکن پڑھائی زور و شور سے ہو رہی تھی۔ وہ اپنے پروجیکٹس اور اسائنمنٹ کی باتیں کرنے لگے۔ ساڑھے چھ بجے جینیٹ نے کہا کہ وہ گھر جانا چاہتی ہے۔ وہ جانے کے لیے کھڑی ہوئی تو کافی پرسکون اور مطمئن تھی۔ اس نے فیڈور کی ماں سے کہا۔ ''ہم سے باتیں کرنے کا شکریہ میڈم۔''

''میڈم۔'' فیڈور کی ماں چونکتے ہوئے بولی۔ ''تمہیں مجھ سے اتنا پرتکلف ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے صرف انجیلا کہہ سکتی ہو۔''